

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَاَسْكُوا اَهْلَ الدِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

پندرہ روزہ سالہ

۳۰۳۰

الذکر

جلد ۸ نمبر ۱۲

فیض آباد

رجسٹرڈ اسے نمبر ۱۰۳۷

باب ۲۶ رجب المرجب ۱۳۲۵ھ

مطابق ۱۰ فروری ۱۹۰۷ء

چند مساعی و ارباب کرم سے چھ روپیہ عام خریداران سے چار روپیہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۲۶	قوم کو ترغیب	۲۳	اہل بدعت و بدعت	۱۲۶	مقدمہ مسلم
۱۲۷	شمس خنداں	۲۴	میں بھیل	۱۲۷	سندرات
۱۲۸	منظوم	۲۵	استہارات	۱۲۸	لہا بیوں کا ایک درم
۱۲۹	حقیقت فقہ (۲)	۲۶	مساب	۱۲۹	لہا بیوں کے پیچھے نماز جائز
۱۳۰	لغاد	۲۷	مساب	۱۳۰	نہیں

زیر ادارت

مولانا محمد یوسف مناشتمس محمدی

مطبع شمس المطابع فیض آباد

عقیدہ مسلم

ان شاء اللہ تعالیٰ محمدی کلام اللہ

کیا شیر حق کے دل سے تناؤ نہیں ہے ہم
بے قیمت دلائے علی گرچہ جان و دل
ایک دستاویز ہیں ہر ہنسار میں
بے اعتبار کے ساتھ ہی اقرار استعین
مردوں سے مانگیں چھوڑ کے زندہ خد کو کیوں
ہو میل استعانت اغیار کس طرح
مشکل کشا و عوث بنا لیں جو غیبر کو
اقرار حق سے کر کے بروز الست اگر
جنے و یا عدم سے ہیں حیا و وجود
قاوم، سمیع حاضر و ناظر جو غیبر کو
مانگیں تو تجھ سے مانگیں خدایا یہ دھن ہی

سمجھیں خد بھی انکو وہ ناداں نہیں ہیں ہم
جاہیں مدد کچھ اُن سے وہ ازاں نہیں ہیں ہم
مانگیں پھر اور سے بھی مسلمان نہیں ہیں ہم
سمجھیں جدا وہ تارک پیاں نہیں ہیں ہم
رکھتے ہیں جان بندہ بیجاں نہیں ہیں ہم
کیا جان و دل سے مانگیں رحماں نہیں ہیں ہم
پھر کیسے سمجھیں دشمن ایماں نہیں ہیں ہم
ہوں منحرف تو ناقض پیاں نہیں ہیں ہم
اس سے بھریں تو غول بیاباں نہیں ہیں ہم
سمجھیں اگر تو قائل حساں نہیں ہیں ہم
تیرے سوا کسی سے بھی خواہاں نہیں ہیں ہم

سنت کی پیروی ہے صحابہ کی اقتدا

شیعوں کی طرح منکر قرآن نہیں ہیں ہم

حیات النبی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے دلچسپ و دلپسند واقعات

نہایت اختصار سے درج ہوئے ہیں، قیمت فی جلد ۲

ولی کی پہچان

سچے ولی کی کیا پہچان ہے، اور جھوٹے پیروں کی کیا شناخت ہے

مفصل بیان، قیمت ۲۰۰ (سیخراہل الذکر فیض آباد)

یہ نظم فارسی میں انجم نے شایع کی تھی اسکا اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے (مدیر)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 مُحَمَّدٌ صَلَّیْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

الذکر فیہ
 جلد ۸ نمبر ۱۴

بابت ۲۶ رجب المرجب ۱۳۴۴ مطابق ۱۰ فروری ۱۹۲۶ء

شذرات

ارشاد ہے کہ ہر حق دار کو اس کا حق دیدیا کرو، اگر برادران دین و حامیان سنت
 حکم خدا و رسولؐ پر ہر طرح سے چلنے کے ملکی ہیں اور اسکی دھن ہے کہ اللہ تعالیٰ
 اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام بھیل کر سرخروئی حاصل کریں تو
 بس سب کو قطعاً اُسید و یقین ہے کہ ہر مذکر عامل سنت اپنے اس دینی مبلغ اہل ذکر
 کا دائرہ اشاعت وسیع کر نیکیا اسکے خریدار بڑھانے اور اپنے دوستوں میں اسے
 پھیلانے کی کوشش ضرور کریگا، انشاء اللہ،

اس لوٹن اوں عیسائیوں کے پرچے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں تعداد میں
 شائع ہوتے ہیں، اور بہت ہی شرم کا مقام ہے کہ آج اہل الذکر سال کے عرصہ میں
 ایک ہزار بھی نہ شائع ہو، پس بے توجہی اور بے پرواہی کو دور کیجئے اور کفار کے مقابل
 میں اپنے دینی مبلغ کی بے عزتی نہ کرائیئے،

حلیف مولوی شبلی نعمانی انجمنی جب اپنی انوکھی تحقیق میں بڑھتے بڑھتے مسلمان
 رنقا پر پہنچے اور رونا کی تھیوری سے قریب ہونے کو چلے کہ انسان جانوروں
 کے ترقی کر کے انسان بنا ہے، تو ستر اکبر مرحوم الہ آبادی نے ایک رباخی میں لکھا

سے اسکا خاکہ اڑایا ہے۔

ڈارون کی تھیوری سے کیوں ہو کہ کیوں لکھوں میں مولوی شبلی کا رد

کہ گئے ہیں مولوی معنوی پاسے استدلال چوبیس یود

مسجد اہلحدیث فیض آباد | کیلئے سب سے پہلی رقم جناب ایس۔ اے۔

عبداللہ صاحب ہانگ کانگ کی درج رسالہ ہوئی ہے اور آپ نے سب سے پہلے تو قصہ

فرمائی ہے اسکا ذکر ہوا اور پھر آپ اپنے ایک کمرست نامہ میں تحریر فرماتے ہیں

اور کبھی کبھار چندہ جمع ہو گیا ہے چند یوم اور کوشش کر کے پھر جو کچھ جمع ہو جائیگا

آجناب کی خدمت میں بھیج دیا جائیگا انشاء اللہ

جزاک اللہ امی طرح اگر اور حضرات بھی مسعدی دکھائیں تو یہ اہم کام بات

بات میں یوراپو ملے وماذا الذ علی اللہ تعالیٰ

اہل الذکر اور محمدی دارالتصنیف میں ساگذشتہ کی کل آمدنی سا

اور خرچ لکھا ہو گیا ہے اور آپ کے اس دینی پرچے اور اس دینی پریس

آگے ۲۰۰ روپے دوسروں نے سیرہ آنے لائیں کی زیرماری ہوئی

اور اس خرچ میں خاکسار کے صرف ذاتی میں ایک جیب بھی نہیں آیا۔ اور

خاکسار کی کل خدمات محض توجہ اللہ میں جسکا شکر ہے، مگر اس زائد خرچ

کا بار قابل برداشت نہیں، تاہم میں توجہ کر کے اپنے دینی پرچے کے خرچ

پر ہاویں ورنہ انکا حامی دین رسالہ اور محمدی دارالتصنیف معرض ہلاکت میں

آنے پر ہے سالہائے گزشتہ کے نقصانات ہی برداشت کے قابل نہ تھے

کہ اسپر بارگراں کا اضافہ اور بھی ہو گیا

لہا بیوں کا ایک نیا مذہب

(اڈیٹر زیندار کے قلم سے)

آج ہم قارئین کرام کو زمانہ حال کے صوفیوں کے ایک نئے مذہب سے روشناس
کرنے والے ہیں، اس مذہب کا نام ”رتیان والا“ اسکی تاریخ یوں ہے کہ موضع طفیرہ
فیصل بھاؤں نگر ریاست بھاؤ پور میں ۱۸۷۵ء کے قریب خواجہ غلام رسول صاحب ایک
سناٹ متفی اور پارسا بزرگ گذرے ہیں، آپ اکثر لوگوں سے بیعت لیا کرتے تھے، آپکی
مریدوں میں ایک شخص گامے شاہ خوجہ فرید آباد ضلع منٹگمری کا باشندہ تھا، اس شخص
کا مزاج بقول شخصے، ”لڑکین سے عاشقانہ“ تھا۔ چنانچہ یہ ایک میر اس پر عاشق ہو گیا
اور اسکے عشق میں اسقدر ملبوس ہو کر دنیا اور اہل دنیا تو درکنار، اسے خدا و رسول
کا خوف بھی نہ رہا، حضرت خواجہ صاحب نے اس سے ڈانٹ ڈپٹ کی، لیکن اس
پر ایسا جن سوار تھا کہ نہ اُترا نہ اُتر آ،

حضرت مزاجہ صاحب ایک دفعہ حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کے عرس میں
ایک پٹن تشریف لے گئے اور واپس آتے ہوئے دیوان صاحب سجادہ نشین سے
بند کوڑیاں بطور تبرک لیتے آئے وہ آپ نے گامے شاہ کو عنایت کیں، جس نے
بے گلے میں انکا ہار بنا کر پہن لیا، اور بہت جلد گامے شاہ کوڑیوں والا مشہور ہو گیا
تھوڑی مدت میں گامے صاحب اپیر کے یہاں سے رخصت ہو کر موضع سومیاں
ضلع منٹگمری میں آکر مقیم ہوئے اور سیری مریدی کرنے لگے، آپ کے سب مرید
تقلید شیخ میں کوڑیوں کے ہار پہنا کرتے تھے،

آپکی وفات کے بعد آپ کے ایک مرید مراد شاہ، سجادہ نشین ہوئے، آپکے
پس پاک پٹن سے ایک بار دوسرا، سرور نامی اکثر آکر تھا، اور چونکہ ذرا

خوش گل واقع ہوا تھا، اسلئے مراد شاہ صاحب کا منظور نظر ہوا، اور آپ کے لیے
سجادہ نشین بھی ہو گیا، اس شخص نے درتیاں والا، مذہب ایجاد کیا، اور اس
مذہب کو جاہل دیہاتیوں میں بہت فروغ دیا

» رتی، غالباً ان کے محاورہ میں عورت کو کہتے ہیں، اس مذہب کا اصول نفس کشی
ہے، لیکن قارئین کہیں یہ نہ سمجھ لیں کہ اس نفس کشی سے مراد دنیاوی خواہشات
پر غالب اگر تارک دنیا بنانا ہے، نہیں ہرگز نہیں، اس نفس کشی کا طریقہ یہ ہے کہ
مريد ایک غیر محرم عورت سے بغل گیر ہو مگر خواہش نفسانی کو غالب نہ آنے دے
اور جب اس ریاضت کی مشق حاصل کر لے تو پھر اسے اجازت دی جاتی ہے کہ فحل
مخصوص بھی کر لے، لیکن اس بات کا خیال رکھے کہ فراغت نہ ہو اور قطب میں ذکر کی
حرکت برابر جاری رہے، اس مذہب میں بعض عورتیں بھی شامل ہیں، لیکن ان کے
چال چلن کے متعلق رائے عامہ اچھی نہیں ہے؟

اس مذہب کا اصول تو نفس کشی ہے لیکن فطرت انسانی کو کیا کیا جائے کہ انسان
رک نہیں سکتا اور معاملہ انتہا تک پہنچ جاتا ہے،

رتیاں والے پیر کے ہاں جو عرس ہوتا ہے اسکی تمام رسوم ایک چار دیواری
میں ادا کی جاتی ہیں تاکہ نا اہلوں کی نظر نہ پڑے، چونکہ مولویوں نے فتویٰ دے رکھا کہ
کہ جو شخص ان لوگوں کے عرس میں شامل ہو گا وہ اسلام سے خارج ہو جائیگا، اسلئے
عام مسلمان اسمیں بہت کم شریک ہوتے ہیں،

عام طریق عبادت یہ ہے کہ مجلس میں سے ایک شخص اٹھا، اور اسنے سجادہ نشین
صاحب سے التماس کی کہ حضرت فلاں رتی مجھے دلوادیکجیے، حضرت نے اس رتی کو حکم
دیدیا کہ جاؤ ذکر کرو، وہ عورت اور مرد بنگلہ ہو گئے اور آخر گھر پڑے، لوگوں نے
انہیں کپڑا ڈال دیا، اور کچھ دیر کے بعد ان دونوں کو ایک کمرے میں لے جا کر لٹا دیا، اور

وہ دونوں اپنے مذہب نفس کشی کے مطابق مصروف ذکر و فکر ہو جاتے ہیں، واللہ اعلم بالصواب،

یہ رتیاں واسلے فقر اور نماز روزے کے خنداں پابند نہیں ہوتے اور انکا عام خیال ہے کہ ان سب ظاہری عبادتوں کا ثواب اس نفس کشی سے حاصل ہو جاتا ہے، اور سوال بھی ایک فائز ہو نیکابھی یہی ڈھنگ ہی،

ہم مبلغ مشکمیری کے علمائے کرام سے یہ سوال کرنا چاہتے ہیں کہ آیا آپ حضرات اس مذہب سے بھی واقف ہیں، اگر آپ کو کچھ معلومات حاصل ہیں تو آپ نے اب تک اسکے انسداد کی کیا کوشش کی ہے؟

حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں آجکل جو دیوان صاحبہ سجادہ نشین ہیں انکی بارگاہ عالی میں اگر ہماری کمزور آواز پہنچ سکتی ہے تو ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت آپ بزرگوں کے نام لیوا اور صوفیہ کرام کے جانشین ہیں کیا آپکا یہ فرض نہیں کہ آپ اس قسم کے شرمناک اور خلاف شرع حرکات کو روکنے کی کوشش فرمائیں؟ مشکمیری کے سارے علاقہ اور اس پاس کے اضلاع میں آپ کو ایک خاص رسوخ حاصل ہے، اگر آپ کرمیت چیت باندھ کر اس قسم کی لغوتوں کا سد باب کر دیں تو اسپس نہ آقا یان فرنگ کی ناراضی کا خوف ہے نہ درگاہ کی آمدنی میں کوئی کمی آجائے گا اندیشہ ہے، سجادہ پر بیٹھ کر مرغ پلاؤ شوق سے اڑیے، لیکن خدارا اسلام کی کچھ تو خدمت کیجیے،

+

انتخابات فنڈ و فنڈ، جناب شیخ صالح سلیمان ٹیل صاحب ساہیو دی کی طرف سے مبلغ ۱۰۰۰ روپے وصول ہوا۔ بقایا ساہیو دیہ "میزان کل علیہ" چار صاحبوں کے نام بہ تفصیل ذیل پرچہ جامی ہوا۔ ایک مبلغ بستی ایک اضلاع مرزا پور ایک صاحب الحکم شیخ صاحب صوف ایک پرچہ ہر صاحب کی رہائی قیمت سے

میںما کر کے فنڈ میں باقی رہا ہے، ارباب کرم توجہ فرمائیں

لہا بیوں کے پیچھے ناز جانے نہیں

سابق کی کسی اشاعت میں بعنوان "ایک مقلد کے فتوے کی تردید" ایک مقلد
مضمون مولانا عبدالحمد صاحب کا درج ہوا ہے، اب اسی مقلد کے جواب کا ایک
الزامی پہلو بھی مولانا موصوف کے قلم سے ہدیہ ناظرین ہوتا ہے۔
اس مضمون میں مولانا صاحب مدوح نے مقلدین کے ہر دو گروہ دہائی و
لہائی کے بارے میں روشنی ڈالی ہے۔

مسئلہ

فرقہ مقلدین دہائیہ و لہائیہ کے پیچھے ناز پڑنا جائز ہے یا نہ، بینوا تو جبر و احکام اللہ

الحوالہ

اکثر علمائے محققین کے نزدیک ناجائز ہے، ایچند وجوہ، اول علمائے و شارح
کی تقلید کرنا حکم آیت آمخذ و احبناہم و من ہبناہم اربابا نصرت دین اللہ
یعنی یہود و نصاریٰ نے علماء و مشائخ کو اللہ تعالیٰ کے سوا بتلایا، پس تقلید یہود و نصاریٰ
در مشرکوں کا کام اور مشرک فی الرسل ہے، جیسا کہ سید امیر علیؒ اپنی تفسیر مہربان الرحمن
میں تفسیر کبیر کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ "در تقلید کا شیوہ، اور اسل کافروں کا
شیوہ ہے، اور تقلید جھوٹ کر تحقیق پر عمل کرنا، ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے،
مواہب پارہ ۲۵ صفحہ ۱۱۲ کبیر پارہ ۲۵ ص ۲۵، پس بموجب آیت لایزال عہد سے
الفاظین۔ مشرک لائق امامت نہیں ہے۔"

دوم۔ اسلئے کہ حدیث شریف میں ہے یومئذکم اقل کم لکتاب اللہ، الحاشیہ

یعنی تمہارا امام قرآن و حدیث کا ماہر ہونا چاہیے، اور مقلد کو جہالت لازم ہے،
اور جہالت ہی اصل بنیاد گمراہی کی ہے، جیسا کہ علامہ چلی حاشیہ شرح وقایہ الشوری

صفحہ ۳۸ میں فرماتے ہیں، اِنْ كَانَ الضَّلَالُ اَصْرًا عَلَى التَّقْلِيدِ اَمَّا فَلَا
 جرم ان الجاہل یوصف یعنی گمراہی کی مان جبر تقلید ہے جاہل ہی اسکو اصل میں
 یا قصد کرتا ہے، اور علامہ نسفی تفسیر مدارک میں فرماتے ہیں رَوَّلَقْدُ ضَلَّ سَبْلَهُمْ
 اکثر الاولین یعنی الاسماء الخالیة بالتقلید و ترک النظر والتأمل یعنی اکثر
 پہلی امتیں تقلید کرنے اور تحقیق اور نظر کے ترک سے گمراہ ہوئیں، پس بموجب
 حدیث شریف اَتَّبِعُوا اُمَّتَكُمْ خِياراً کم، جاہل و گمراہ لائق امامت نہیں ہے،
 سوم، اسلیئے کہ امامت کیلئے ایمان شرط ہے، اگرچہ فاسق و فاجر ہی کیوں
 نہ ہو۔ اور مقلد محض کا سرے سے ایمان ہی نہیں ہے، جیسا کہ علامہ ابو الشکور علی
 ترمذی مطبوعہ دہلی صحت میں فرماتے ہیں، سَأَلْتُ جَمْعَ الْقَاضِيَّ ابْنَ سَعِيدٍ
 السَّجَمِيَّ بِبَلْخِجُوَ اَبَا لَفْتَوَى اِنْ الْمَقْلِدَ هَلْ يَكُونُ صَوْنًا فَاجَابَ لَا يَكُونُ
 صَوْنًا وَذَكَرَ حِلَّتَهُ۔ یعنی قاضی ابوسعید سجہی نے بلخ میں ایک فتویٰ کے جواب
 میں لکھا ہے کہ مقلد مسلمان نہیں ہوتا، اور اسکی دلیل بھی لکھی ہے، اور مولانا
 روم دفتر پنجم ص ۱۲ مطبوعہ نو کشور میں فرماتے ہیں
 بلکہ تقلید است اَلْ اِیْمَانُ اَوْ
 رَوے اِیْمَانُ رَانْدِیْدَہ جَان اَوْ
 یعنی مقلد کا ایمان تقلیدی ہے، مقلد کی جان نے تو ایمان کا منہ بھی نہ دیکھا
 اور دفتر پنجم ص ۱۲ مطبوعہ ایضاً میں تحریر فرماتے ہیں
 (نہ متشاید مقلد را مسلمان دانستن اگر مسلمان باشند اور باشند)
 یعنی مقلد کو مسلمان نہ جانا چاہیے، اگر مسلمان ہوگا تو شاذ و نادر ہوگا پس
 ایسے مقلد کے پیچھے مانہ جائز نہیں ہے،
 چہارم، اسلیئے کہ التزام مذہب معین، اپنی ٹی شریعت بنانا۔ اور ایک امتی کو

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر رتبہ دیتا ہے، جو کفر ہے، جیسا کہ اس کے
مع شرح کبر العلوم حنفی نو لکھنوی صفحہ ۱۰۷ میں ہے اور واجب الاصلہ اور واجب
اللہ تم والی حکم نہ ولہ یوجب علی ائمتہ التذہب ہذا مذہب منہل من الائمۃ
فایجابہ تشریع شریع جدید یعنی اس واسطے کہ نہیں واجب مگر وہ چیز کہ حکم اللہ
تعالیٰ نے واجب کیا ہو، اور حکم اللہ ہی کا ہے اللہ تعالیٰ نے کسی پر واجب نہیں
کیا ہے کہ وہ اماموں میں سے کسی امام کا مذہب پکڑے، پس اسکا واجب
ٹھہرا تا شریعت بنانا ہے اور دراست اللہیب مطبوعہ لاہور صفحہ ۱۰۵ میں اس پر
حنفی فرماتے ہیں، من تعصب لواحد متبعین فیدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسیای ان قولہ هو الصواب الذی یجب اتباعہ دون الائمۃ الاخرین فہو ضل
جاہل ببل قد یكون کافر السبتان فان تاب والا قتل فانہ متی استقبل اللہ
یجب علی الناس اتباع واحد بحینہ من ہذا الائمۃ دون الاخرین فقد
جعلہ بمنزلۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذلك کفر، یعنی تقلید شخصی پر
اڑ رہنے والا اور سوائے دوسرے ائمہ کے ایک ہی کے قول کو واجب الاتباع
جاننے والا گمراہ جاہل ہے، اور کبھی کفر تک پہنچ جاتا ہے، تو بہ گمراہی جائے ورنہ
قتل کیا جائے، کیونکہ اس نے اماموں میں سے ایک کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
والا مرتبہ دیا اور یہ کفر ہے،

پہنچ، اس لیے کہ مقلدین کے مذہب کی بنیاد رائے و قیاس پر ہے جبہیں خطا
اور صواب دونوں کا احتمال ہے، اور یہی وجہ اُنکے محدث سے بھاگ کر حنفی و غسانی
کہلائی کی ہے، محمدی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے کو برا سمجھتے
ہیں، اور اس لقب پر طعن کرتے ہیں، اور غسانی یا حنفی کہلانے پر فخر کرتے ہیں
فی اللہ العجب سلطان الفقہ، اسی لیے مقلدین اپنے مذہب کو صواب و معتدل

اور مخالف یعنی شافعی وغیرہ کے مذہب کو حنظہ محمل صواب سمجھتے اور کہتے ہیں
 (در مختار) جبکہ دوسرے الفاظ میں یہ مطلب ہے کہ مذہب حنفی کی بنیاد ظن اور
 شک پر ہے، اور ایاں اور اعمال کا اعتبار عرفان اور فہم سے ہے، جو مقلدین
 مفقود ہوتا ہے،

تب ہی تو اکثر مقلدین اللہ تعالیٰ کی صفات اور شانیں اولیاء و انبیاء کو برابر
 ساوی جانتے ہیں، جیسے اللہ تعالیٰ عالم الغیب حاضر اور ناظر ہے ویسے ہی انبیاء
 اولیاء جیسے ہی اللہ تعالیٰ متصرف امور ہے، ویسے ہی بزرگ جیسے اللہ تعالیٰ التعلیم
 مثل سجدہ رکوع قیام طواف غلاف منت نذر نیاز استعانت دعا وغیرہ کے لائق
 ہے، ویسے ہی شاہ بیلاں وغیرہ بزرگوں کو سمجھتے ہیں، اور عابد اور معبود اور معصوم
 اور غیر معصوم کی اطاعت میں فرق نہیں سمجھتے، اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو بشر نہیں سمجھتے، خدا اور رسول کی شان برابر برابر بلکہ ایک ہی سمجھتے ہیں
 جیسا کہ میلاد اور محفل میلاد اور قوالی میں بیان کیا جاتا ہے،

اور جیسے امام معصوم کی اطاعت ہمیشہ ہر حال میں واجب ہے ویسے ہی تقلید امام
 غیر معصوم ہمیشہ ہر حال میں واجب جانتے ہیں، پس ایسے مقلدین کے اعمال کا کچھ اعتبار
 نہیں، لہذا ان کے پیچھے ناز و جاملز نہیں ہے، ان کو سہ ہے اگر ایسے حنفی شافعی یا
 سنی یا قطب شاہ یا کوئی دیگر ایسا حنفی مقلد ہو۔ اگر اپنے مذہب کی حالت
 سے واقف ہوتے تو ایسے فتاویٰ پر سرگز جرات نہ کرتے۔

یہ تم حدیث میں دیکھو ہم فرما دیوں گے کہ نہ لکھتے راز مرستہ نہ یہ سوایا ہوتا
 ہے، بعض مقلدین بے بصیرت تقلید سے اتباع اور اقتدار کا فرق نہ سمجھ کر بے مناسب محمل
 بات و احادیث کا استعمال کر کے خلاف مرضی شائع علیہ السلام، انبیاء اولیاء اللہ کو تقلید کے جیسے
 الزام لگا کر ان کی شان و نعت نشان میں کمی اور انکی ہتک کرتے ہیں فالعیاذ باللہ اور انبی غیاوت و جمہور کا

گنجین علم و فن استغنیایان
گنجین یادیں جن چوں مسباحین

قوم کو مشورہ

اینجا بیا که با من بیایم
با صد نفر از شوکت و شایسته جانوریه

سالیانه این کتاب علمیه مدرسه امیرکبیر در تهران
تبریز ۲۳ شهریور ۱۳۴۴
مطابق ۹ مهر ۱۳۴۴

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

ببر اور ان مسئلہ :۔

حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد سرداران قوم کے مشورے
مطابق بیلو اکیچ درجنگ میں ایک درس گاہ قائم کیا گیا جس کا نام مدرسہ احمدیہ رکھا گیا۔ یہ اس سال
ہے کہ مدرسہ احمدیہ آ رہا تھا جبکہ بعد اللہ جل جلالہ مذکورہ علیہ صبطرح مولانا ممدوح مرحوم
و منغفور کے حیات میں منعقد ہو کر تاحقاً دو سال سے اس مدرسہ میں بھی پور ہا ہے۔

جلسہ مذاکرہ علمیہ میں علما و رؤساء و عاملان اسلام بکثرت شریک ہوئے ہیں اور اپنی تقریرات
سنید و مواعظ حسنہ سے حاضرین جلسہ کو محفوظ کرتے ہیں اور کارروائی مدرسہ کو ملاحظہ فرما کر
اپنی بیش قیمت آراء سے بہرہ ور فرماتے ہیں، طلباء مدرسہ مناظرہ اور تقریریں کرتے اور
اپنے اپنے استعدادی جوہر دکھاتے ہیں، اس مدرسہ اور جلسہ مذاکرہ علمیہ سے جس قدر علمی
ترقی اور قوم کی اصلاح ہوئی اس کے بیان کی حاجت نہیں، اس سال جلسہ مذاکرہ علمیہ کو
جناب مفتی عبدالغنی صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ واقع مدھونی ضلع دہلی کے دیگر اراکین
و جناب مفتی محمد انور صاحب مختار نے مدعو کیا ہے، لہذا یہ جلسہ بتواریخ الصدر مقام
مدھونی میں منعقد ہوگا، برادران قوم سے گزارش ہے کہ اپنا تھوڑا سا وقت عزیز صرف کر کے
جلسہ مذاکرہ علمیہ میں شریک ہوں اور مدرسہ احمدیہ کی کارروائی اور مہتمم طلبہ کی تعلیم کو ملاحظہ
فرمائیں، اور علمائے کرام کے مواعظ حسنہ سے بہرہ ور ہوں اور اہل کرم اپنے جو دوسخا کے
آب شیریں سے شجر مدرسہ کو سیراب فرما کر بار آور کریں، **الداعیان**

محمد عبداللہ رحیم آبادی مستم و محمد فرید سکر شری احمدیہ لہریا سکر اور ہنگہ

فوفط ہر علماء کیلئے قیام و طعام کا انتظام جلد سے ، عوام کیلئے طبویم کا انتظام ہوں سے اور قیام کا انتظام مہذب سے وسیع

شمس خدای

تعالیٰ اللہ کیا کیا قدرتیں بنی و کھانا ہے
کسی کو تاج و تیکر تخت شاہی پر بٹھاتا ہے
نہیں پایوں پر بھرنا ہے کوئی فریاد رس ہرگز
سیاں کبسا ہو سکے وہ غنیمت ہے ایسا رو
درود اوس سرور عالم پر جو دنیا میں بے بقا ہے
خیر و احد حقیقی کے نہیں منبوسی کوئی
نہیں کچھ اصل انکی دین میں بدعات ہیں سب
بجا و طلبہ قوالو ابجا و خوب سار انکی
ذرا بھول اور تھجے کاسنوا حوال کچھ سے
یہ دھواں بیسواں بھی تو ہیں سیم و زر کے بھٹکنڈ
نہیں بھولے سمائے جامہ تن میں ہیں کلا جی
نہیں کچھ کام مردہ جائے رونخ یا کہ جنت میں
سند اسکی نہیں کچھ معتبر دین کی کتابوں سے
عقیدہ چھوڑ کر نادان چھٹی چلے پرتازاں میں
وہ جنس پوچھا سے ہے نہیں شک اسکی کچھ پاؤ

کہ مٹی کا بنا کر بتلا مٹی میں ملاتا ہے
کسی کو ذلت و خواری سے وہ دور بھرتا ہے
جناب کبریا میں ہو کوئی فریاد لاتا ہے
کہ جسکی مدح خود قرآن میں مولا سنا ہے
جگہ اسکے لئے اللہ جنت میں بناتا ہے
بھلائیروں کے اسکے بھرتو کوں نہ لوٹکا ہے
علم اور تعزیر تابوت جو مشرک بناتا ہے
انہیں سے نہ جتے ہیں پیر جی او حال اتا ہے
کہ دو دو آنے پر قرآن ناکا پڑھے اتا ہے
کہ اسمیں بھی یہ ملا خود عز من ملک بھناتا ہے
ابا با افلاں مردے کے جہلم کا دن اتا ہے
مگر طوا اپنا حلوہ اور مانڈا اٹا اتا ہے
تو ملا کس طرح سے بھرا سے جائز بتاتا ہے
مجھے تو عقل پر انکی بڑا افسوس اتا ہے
وہابی کہہ کے جو سنت کے پیرو کوستانا ہے

خاکسار ابو عبد الجبار فرزند علی
ضلع دہ بھنگہ ملک ترائی

پیشانی پر شہ جاج جو بزم حج کے جائیں وہ اپنا سلام محمد عمر گھڑی ساز المیہ کو
نہیں تاکہ ارکان حج سنت کے مطابق ادا ہوں (۱) ابو مسعود قرنی سی صاحب کی بیوی

اشغال پر کیا تا مریں نماز حجازہ نماز پڑھیں دو نماز کا کچھ متروک نہ ہو کر انکی مسکنی محنت و سہا کے لئے دعا کریں (۱) سید محمدی زنگاری

شرط

از جناب مولوی شرف الدین احمد سیگڑوی

بدعت کی ظلمتوں کا ہم نے زوال دیکھا
بدعت کی بس سیاسی کا فور ہو گئی ہے
دین نبی کی حوالی عالم میں کیوں نہ پھیلے
بدعت کے کرنیوالے راحت نہیں پہناتے
بدعت کی خانقاہیں سب ہیں تماشہ گاہیں
حضرات اہل بدعت کچھ بھی تو اب بتائیں
افواج بخارے کیا پالی ہے شان و شوکت
سنت کی روشنی کا جو جو کمال دیکھا
سنت کی روشنی کا جب سے جمال دیکھا
حسن و جمال اس کا جب بے مثال دیکھا
رسوا ذلیل دیکھا اور خستہ حال دیکھا
رقص و سرود دیکھا اور حال قال دیکھا
بدعت میں کیا ہے خولی کیا کچھ کمال دیکھا
سنت کے حامیوں کا جاہ و حلال دیکھا

اُس بدعتیہ روزخ کی آگ سے شرف ہو
حضرت کا خواب میں بھی جسے جمال دیکھا

+

اطلاع ضروری: اہل بیت کا نفرنس کا سالانہ جلسہ بمقام چھپرہ بتواریخ ۱۹/۲/۱۴۱۰
شعبان ۱۳۳۸ھ مطابق ۵/۶/۱۹۱۶ء راج ۲۱/۱۰/۱۹۱۶ء ایام جمعہ شعبہ اور یکشنبہ کو ہونا قرار پایا
ہے، جلسہ میں دیگر مقامات سے آنیوالے حضرات ابھی سے اپنے اپنے اپنے احباب کے
ارادہ شرکت سے اطلاع دیں تاکہ انکے لئے طعام و قیام کے انتظام میں سہولت ہو ورنہ بے انتظامی
کی تکلیف معاف، اپنے ہمراہ بسترہ وغیرہ لے آئیں، شعبان تک اطلاعیں جانی جائیں
چھپرہ کے پورب اور دکن سے آنیوالے حضرات سو پور فکشن ہوتے ہوئے چھپرہ گجرات
آئیں، اور گورکھپور لائیں اور بنارس لائیں سے آنیوالے حضرات چھپرہ اسٹیشن اور ترہان
اسٹیشن پر بھانوں کو سہولت پہنچانے کے لئے رضا کاران جلسہ بروقت موجود رہیں گے،

شرکت کی اطلاع اس بیت پر بھیجیں (احمد رحیم دہسجدی مسجد اہل بیت ماہجگ چھپرہ)

حقیقت فقہ

(۳)

(۴) امام ابو حنیفہ کے نزدیک خون کا زخم سے نکل کر اسکا سیلان کرنا ناقص وضو ہے، ملاحظہ ہو قدوری ص ۱۸۱ لفظہ للوضوء کل ما خرج من السبیلین والدم الخ ایضا۔ اربعہ مع الفتح ص ۱۸۱ والدم والقیح اذا خرجا من البدن فتجاونا الخ موضع اخر یلحقہم التظہیر، (۵) یہ مسئلہ بھی صریح حدیث کے خلاف ہے ملاحظہ ہو بخاری (باب من لم یؤوضوا الا من الحجین جابری) عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان فی غزوة ذات الرقاع فرأى رجل یسبھ غنم فأنذره فشیع وسجد ومضی فی صلاته (یعنی) جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ ذات الرقاع میں تشریف فرما تھے، ناگاہ ایک آدمی کو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کی حالت میں اگر تیر لگا، پس اس صحابی کے بدن سے خون جاتا ہو گیا لیکن اس صحابی نے اس کی طرف کچھ بھی التفات نہ کیا، ابراہیم نماز میں غنم مار رہا،

ونیز مل خطہ ہو سنن ابی ذر اور صحیح عن جابر رضی اللہ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فی غزوة ذات الرقاع فاصاب رجل من الرجال من المشركین فخلف ان لا ینتھى حتی اھربق وما فی اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فخرج یتبع اثر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الرأ فقال من رجل یکلو نافعاً فندب رجل من اهل الجوف ورجل من الانصار فقالوا نافعاً الشعب قال فلما خرج الرجلان الخ فم الشعب اضطلع المہاجر وقام الانصار یتبعوا واتى الرجل فلما روی شہدہ صرخت الہی بلیتہ المقوم فمر ما لا یسہم فوضعه فیہ فنزعہ

حتیٰ رماہ بنت ثعلبہ اسہمہ ثم رکع وسجد ثم اقبلہ صامیہ فلما عرفنا انہم قد
 قدسوا بیدہ شرب فلما شری المہاجر فی صابا الا انصار من الدماء قال سبحان اللہ
 الا انتہتہنی اول صا رہی قال کنت فی سمریۃ اقرأھا فلم اری ان اقطعھا انتہی
 یعنی جابر وغیرہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمراہ غزوہ ذات الرقاع
 میں گئے تو ہم مسلمانوں میں سے کسی نے ایک مشرک کو قتل کر دیا، مشرک عورت کے
 خاوند نے قسم کھائی کہ جب تک اصحاب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خون نہ بہا دوں گا
 تب تک باز نہ آؤں گا چنانچہ جان ہی کیوں نہ جاتی رہے، پس یہ مشرک رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتا ہوا نکلا، آپ نے ایک منزل میں اتر کر فرمایا آج
 بہارِ بہرہ دار کو ملے بیٹا، اتنے میں ایک مہاجر اور ایک انصاری نے آپ کی آواز
 پر لبیک کہی، آپ نے فرمایا تم دونوں اس گھالی کے منہ پر کھڑے ہو جاؤ، راوی
 نے بیان کیا ہے کہ جب یہ دونوں صحابی گھالی پر (بغرض پہرہ دینے کے) پہنچے
 تو مہاجر ہی تو جاتے ہی ہو گیا اور انصاری نے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔
 اتنے میں وہی مشرک آن پہنچا جب اس نے انصاری کو دیکھا تو معلوم کیا کہ یہ قوم کاسباہی
 پہرہ دار ہے، مشرک نے ایک تیر اس نمازی انصاری کے ایسا تاک کر لگایا کہ اس
 غازی خدا کے بدن میں گھس گیا، انصاری نے نماز ہی کی حالت میں تیر کا لکڑی بھینکا
 و مشرک نے موقع سمجھ کر اپنے درپے تیروں کے وار کیے، راوی سب ہی کا گمراہ
 لیکن انصاری صحابی رسول صہبی نماز میں برا بھلا بول رہا، تیر وکی بھرا اور اس کے
 درد کو مطلق خاطر میں نہ لایا، بلکہ رکوع سجد میں مصروف رہا، اتنے میں اس کا ساتھی
 مہاجر ہی، جاگ اٹھا، جب مشرک نے دیکھا کہ اب مسلمان نجد سے لڑائی کرنے
 پر آمادہ ہو گئے ہیں تو اس نے فوراً فرار کو اختیار کیا، پس جب مہاجر ہی نے
 اس پر اسے ناگہانی کو دیکھا تو اپنے ساتھی سے تعجباً نہ لہجہ میں کہا کہ سبحان اللہ

تو نے اس عظیم الشان معرکہ کے وقت کیوں نہ جنگ لیا، انصاری نے جو باعرض
کیا کہ بھالی وراصل بات یہ ہے کہ نمازیں میں ایک سورہ پڑھ رہا تھا جس کے سبب ٹھکرو
نماز میں ایسا لطفاً آ رہا تھا کہ گویا اس سورہ نے مجھ کو اپنا گرویدہ بنا رکھا تھا، اسلئے
میں اپنی تکلیف کو نماز پر ترجیح نہ دے سکا، انتہی

اور یہی مذہب ہے طارس بن محمد بن علی و اہل حجاز کا کہ خون کے زخم سے ٹکڑے
اُسکے سیلان کرنے سے وضو لازم نہیں آتا، اور یہی مذہب ہے ابن عمرؓ کا
ملاحظہ ہو بخاری "باب ایضا" عصام بن عمرو بن عذریح منہادم فلم یقرضاً انتہی
یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بھنسی کو پھونکا تو اس سے خون جاری ہو گیا پس
نہیں وضو کیا حضرت ابن عمرؓ نے (بلکہ اپنی حالت بھری رہے اور خون ٹپکنے
کی ذرا پرواہ نہ کی اگر دم سائل ناقض وضو ہوتا تو ابن عمرؓ وضو کرتے پس یہ مسئلہ
اجماعی ہو گیا، اسلئے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر معلوم ہوئی تو آپؐ نے
سپر سکوت فرمایا اور انکو نہ اعادہ وضو نہ اعادہ صلاۃ کا حکم فرمایا، بلکہ انکو دعا دی
علامہ علیؒ تشریح ہدایہ میں رقمطراز ہیں "صبر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین
مراہ ذات الرقاع میں موجود تھے انہیں سے کسی نے بھی تعرض نہ کیا و نیز تمام اہل حجاز
اور ابن عمرؓ وغیرہ وغیرہ بھی اس پر متفق ہیں، (دکامر) غرضیکہ اس مسئلہ کے اجماعی ہونے میں کوئی
شک و شبہ نہیں، (دیکھو صاحبوا) کیا اب بھی کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ دم سائل ناقض
وضو ہے؟ میرے خیال میں تو نفل سلیم رکھنے والا اس مقولہ کو اپنی زبان پر جاری کرنا کیونسیا
بجھتا، لیکن اہل جن صاحبوں نے اندھی تقلید کے پیچھے لگ کر عقل کو برباد کر دیا ہے
اپنی آنکھوں کی روشنی کو کتب فقہ کا مطالعہ کرتے کرتے زائل کر دیا ہے وہ تو یہی کہیں گے کہ
دم سائل ناقض وضو ہے، اسلئے کہ انہوں نے تو یہی سبق پڑھا ہے کہ عند ابی حنیفہ
(عند ابی یوسف) وغیرہ وغیرہ، پس جن لوگوں نے اسی میں مصروف رہ کر اپنی ساری عمر

کو برباد کر دیا ہے تو انکو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تعلق، اور انکو کیا معلوم کہ حدیث رسول ص میں کیا کیا خوبیاں ہیں، بقول شخصہ تو گھسی گھسا کر تجھے رام سے کیا کام، کیونکہ جو ہر کی حقیقت جو ہری کے علم پر موقوف ہے، ہر پارے عوام الناس کیا جانیں کہ اس میں کیا صفت ہے، لہذا اس مسئلہ کی حقیقت سے بھی وہی شخص آگاہی حاصل کر سکتا ہو جو دو بلین کی نگاہوں سے ملاحظہ فرمائے، کسی نے کیا خوب کہا ہے یہ

آنکھ والا تری خوبی کا تماشا دیکھے
ویدا کو کیا اس کے نظر کیا دیکھے

(۵) امام ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک مصلیٰ بالک کا قیصرہ اگر سن سنانا نقص و عیوب ملاحظہ ہو قدوسی حاکم المنافضۃ الوضوء اتفقہ فی کل صلوٰۃ ذات رکعت و سجود و ایضاً ملاحظہ ہو کنز الدقائق ص ۵ وینقصہ قہقہہ فصل بالغ، و ایضاً ہدایہ مع الفتح ص ۱۱۱ اتفقہ فی صلوٰۃ ذات رکوع و سجود انتہی

یہ مسئلہ بھی صریح حدیث کے خلاف ہے، ملاحظہ ہو بخاری، باب الیناء

وقال جابر بن عبد اللہ اذا ضحك في الصلوة اعاد الصلوة ولم يعد الوضوء انتہی یعنی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اگر آدمی کو کھانسی آجائے تو وہ اعادہ صلوٰۃ کرے اور اعادہ وضو نہ کرے،

(کتبہ ابو محمد محمد حسن مینوی تلمیذ جناب علامہ مولوی عبدالحامد صاحب قضا سمرودی)

+

ملا تھا احمدیہ دہر ہنگ کے خارج شدہ طلباء کی فریاد اگر تلفظ بہ لفظ درج نہیں کی گئی مگر اسکا پورا مصل ضرور درج ہو گیا تھا اس پر بعض کرم فرما کی شکایت آئی اور اس پر ضرور دیا گیا کہ طلبہ کی شکایت پوری درج ہو ورنہ سمجھا جائیگا کہ یہ سب صرف تو اس سبب محمد فرید صاحب کا یہ میرا ارادہ تھا کہ حرکت جلب کے ذرائع اسکی پوری تحقیق کروں، کیونکہ اسکا مصلع دیا جائیگا، اور پھر میں اس فریاد طلباء کی وجہ سے بیعت نہ کر سکوں گا، (والسیر)

(۳۴) الفاظ تسمیہ میں دو بچے کہا کر فقہائے خفیہ عین نہیں لیتے بلکہ ان دونوں کے
 برخلاف ایک تیسرا بچہ لکھنا بھی ضروری سمجھتے ہیں، اور اسکے واسطے وہ ان پہلے الفاظ کے
 خلاف دوسرے الفاظ کو افضل کہنے کے بعد ان الفاظ کو بھی جویز کر دیتے ہیں، اور اس
 سنت اور اس افضل کے برخلاف ایک تیسری بات بھی سناتے ہیں وَفِي الْحَيْضِ لَوْ
 قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ الْحَمْدُ لِلَّهِ أَوْ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُصِيرُ مُقِيمًا لِلْسُنَّةِ
 ریحی خباب: نہ اس سنت کی پابندی کی ضرورت نہ اس افضل کی ادائیگی کی حاجت
 بلکہ محیط میں ہے کہ اگر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ یا الْحَمْدُ لِلَّهِ یا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے تو بھی
 سنت کا قائم کرنے والا ہو جائیگا (صغیری شرح منیہ ص ۷۷ مجتہبی)

واہ وادہ سنت بھی کیا ہوئی اُنکے کھیل کود کے تابع ہو گئی۔ میاں فقید صاحب
 جانتے بھی ہو کہ سنت کا مقیم وہی ہوگا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل پر
 عمل کا شید ہوگا نہ یہ کہ یہ کہا یا وہ کہا، یا یوں کہا تو سنت کا قائم کر نیوالا ہو گیا،
 ایسی بھولی باتوں پر قضاہت کا انا غرہ؟ سنت کیا ٹھیری بازی؟ اطفال ٹھیری، وغیرہ
 بِاللَّهِ مِنْهُ

(۵۳) استیعاب جمیع الراس فی المسح، یعنی وضو میں سارے سر کا مسح کرنا
 سنت ہے، تارکین کرام اس پہلے جمع کر دے کو تو دیکھ ہی چکے ہیں، اگر پورے سر کا مسح
 فرض ہے یا نہیں اور جو تھائی سر کا مسح فرض ہے یا نہیں اذ کل کی مسح فرض ہے، ان اقلوں
 کے بعد اب اور مزے کی سنئے، یہ کہا گیا تھا کہ پورے سر کا مسح فرض نہیں بلکہ فرض
 جو تھائی سر کا مسح ہے یا نہیں ہی اذ کل کی مقدار کا مسح فرض ہے مگر سارے سر کا مسح
 فرض نہیں تو سنت تو ہے،

اس طفل تسلی سے راضی ہوتا تو کون؟ جبکہ یہ معلوم تھا کہ یہ فقہاء جو اس وقت
 اس فرض کو فرضیت کے درجہ سے اُتار کر سنت کی صف میں بٹھا رہے تھے۔

چلکر اس فرض کو سنت کہنے میں بھی طرح طرح کے شاخسانے نکالیں گے اور سنت
سے بھی گھٹا کر محض مستحب کی فہرست میں داخل کرینگے، اجماع اور کچھ بس جلتا تو سنت
سے بھی گھٹا کر محض جائز اور پھر ناجائز ہونیکے لئے بھی لب کشائی کرتے،
شیخینے پہلے سنت ہونیکے جو دلیل لکھی ہے وہ ملاحظہ فرمائیے واستیعاب جمیع الزام
فی المسح لمواظبتہ علیہ السلام مع ترکہ فی بعض الاوقات یعنی پورے سر کا مسح کرنا سنت
ہے،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سیر و آمدت کرنے کی وجہ سے باوجود اُسے جھوڑ
کے بعض اوقات میں (صغیری شرح منیہ صفحہ ۹ مجتہدانی)
ہمیشگی میں یہ بھی ضروری ہے کہ بعض اوقات اُسے جھوڑ بھی دیا جائے، ورنہ اگر ہمیشگی
کیا جائے تو پھر ہمیشگی کیسی؟ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ جو بات کبھی جھوڑ دی جایا کرے اسکا
لئے ہمیشگی کا لفظ غلط ہے،

نیز جب ہمیشگی کر کے بعض اوقات جھوڑ بھی جائے وہی سنت ہوتا ہے تو پھر جس
فعل کو حضرت نے کبھی نہیں جھوڑا اُسکو بھی سنت کی حد میں رکھنا کس اصول پر صحیح
ہوگا، نیز اس استیعاب کی موافقت تو معلوم اور مسلم ہے مگر کبھی جھوڑ دینے کا بھی
آخر کوئی ثبوت ہونا تو چاہیے، ورنہ بے ثبوت بات کہنے سے فائدہ ہی کیا؟
اچھا صاحب تو پورے سر کے مسح کی سنت ہونیکے دلیل پر اعتراضات تھے اب ان
حضرات کو بھی ملاحظہ فرمائیے جو پورے سر کے مسح کو سنت کہنے پر راضی نہیں
بلکہ اُسے محض مستحب بنانے پر تلمے ہوئے ہیں،

فرماتے ہیں کہ ولستوعب راسہ بالمسح (یعنی مستحب ہے کہ) اپنے پورے سر کا
مسح کرے (قدوری یوسفی ص ۶)

لیجئے صاحب! سنت ہونا غائب غلہ ہوا مگر کھیل کس غضب کا کھیلا جاتا ہے کہ

ایک طرف تو اسے ڈٹ کے مستحب کہہ دیا جاتا ہے مگر صاحب یہ کہے آگے بڑھتے ہیں مگر
دوسری طرف جبکہ چیکے اس پر دلائل پھر اجاتا ہے کہ وہ صحیح قول مطابق سنت ہے،
وہی مثل ہے کہ کیا ہے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

شارح صاحب یوں پکارا پھیرتے ہیں کہ الاحتمالاً سنت مودکدۃ علی الصیح
یعنی استیجاب (پورے سر کا) سنت مودکدہ ہے صحیح کی بنا پر سنت مودکدہ کہتے ہیں مگر
پھر یہ نہیں کہہ دیتے کہ ان جناب فقہیت نابا نے غلطی فرمائی جو اسکو مستحب کہا
بھلا انہی حق گوئی کی جرات بھی ہو سکتی تو کیسے یہ سب کچھ تو ہو گیا مگر جن لوگوں
نے مستحب کہا انکی دلیل تو غائب ہی رہی،

(۶) مسح گردن یعنی مسح سر کے علاوہ الگ سے گردن کا مسح کرنا بھی کتب فقہ
میں سنت ٹھہرایا ہے اور اسکو علیحدہ لکھ کر مستقل طور پر ایک سنت قرار دیا گیا ہے
مسح الرقبۃ بظہور الہ صلیح اختلاف ہما جدید یعنی اور سنت ہے کہ گردن
لا تہین انگلیوں کے سیدھے خطوں سے مسح کرے (مدینۃ المصلیٰ)

حالانکہ حقیقت اور حالت یہ ہے کہ گردن اور گردی کے مسح کرنیکی کوئی حدیث صحیح
نابت نہیں ہے، اور گردن و حلقہ دگلے کے مسح کرنیکی کوئی روایت یا یہ ثبوت کو نہیں
ہوئی، مگر جب ادھر ادھر فرمنوں اور سنتوں پر ہاتھ صاف کیا گیا تو ادھر بدعت کو سنت
کیوں نہ قرار دیا جائے، اور مزہ یہ کہ خود ہی سنت بھی قرار دیتے ہیں اور خود ہی
یہی فرماتے ہیں کہ ولسی باصلہ یہ ایتعن المتقدیمین یعنی اسکی اصل میں
مقدمین سے کوئی روایت نہیں (جامع الرموز)

تو پھر میاں! جب اصل میں کوئی روایت نہیں ہے تو یہ سنت کیسے ٹھہری؟
کہتے ہیں ہاں سنت تو نہ ہونا چاہیے تو پھر کیا ہونا چاہیے؟ فقال بعض المشائخ
لہ ادب و هو الصیح کافی الخلاصۃ یعنی بعض مشائخ نے کہا کہ یہ ایک ادب ہے

اور وہی صحیح ہے جیسا کہ خلاصہ میں لکھا ہے (الحل القدری علی حاشیۃ القدوری)۔
 اجماعی حضرت یہ بے ادبی کی بات کس طرح سنہ سے نکالتے ہیں کہ معلم ادب کا
 کامل تعلیم ادب کو ناقص قرار دیکر اپنی من گھڑت باتوں پر جنکی اس معلم آداب سے
 کوئی اصل نہ ہو متقدمین ہی سے بھی مروی نہ ہو، ادب کا حکم لگاتے ہیں، گو یا
 بے ادب پہلے بزرگوں کے بے ادب ہونیکا راگ لگاتے ہیں کہ ان کو اصل ادب
 خالی بتاتے ہیں۔

مگر پھر اسکو کیا کریں گے کہ ان کے اکثرین نے اسے سنت قرار دیا ہے، وعلیہ
 الا اکثرین سنت، یعنی اکثرین کے نزدیک سنت ہے (محیط)

یہ اسے بے اصل قرار دینے والے متقدمین بھی کٹ گئے اور ادب کے
 بھی ستھ سے ادھر گئے، اور کسی کی بھی نہ جلی اور یہ سنت ہی قرار دی گئی مگر وہ
 ایک صاحبِ اوجھ ٹھونک کر مقابلہ برآتے ہیں اور انکو ڈانٹتے ہیں کہ ولسیر
 بسنت وکلا دج یعنی اور نہ سنت ہے نہ ادب ہے (قاضی خاں)

لیجئے صاحبِ اقصیٰ ہی ختم ہو گیا، اب سنت بھی نہیں ادب بھی نہیں تو سوائے
 بدعت کے اور کیا ہے؟ وہ پہلے صاحبِ جو اسے سنت قرار دے رہے تھے وہ
 ذرا ان سے تو بھڑیں جو سارے سر کے مسح کو نیکو جی فرض کہنا تو رہا بالے
 سنت قرار دینے پر بھی راضی نہیں بلکہ اسے مستحب کے درجہ میں لے کے پھینکتے ہیں
 کیا مزا ہے سارے سر کا مسح جو فرض ہے اسے تو سنت بھی کہنا نہیں
 چاہئے مستحب قرار دیتے ہیں اور گدی دگر دن کا مسح جو مستحب بھی نہیں بلکہ بدعت
 ہے اسے مستحب نہیں بلکہ سنت کہنے پر تل جاتے ہیں۔

اور اس سنت کہنے پر سوا طہت والی حدیث کو لانا بھی بھول جاتے ہیں، اجماعی
 بھالتے کچھ بھی نہیں یہ کہیے کہ پاتے نہیں، اور پائیں کہاں؟ جب اسکا وجود ہی نہ ہو

چند تجربہ رز وداشردوائیں

معجون شاد آرم، آجکل کاموسمی کفہ تمام اعضاء کی کمزوریوں کے دور کرنے
 ویران سرعت، رقت کو رفع کرنے، تحریک باہ کے اضافہ کرنے میں عجیب تاثیر ہے قیمت فی
 طلائے روغن حیات، رگ و پٹھوں میں قوت پہنچانے بیکار کو باکار
 لانے میں بہتیل ہے قیمت فی شیشی ۷ ماشہ تین روپیہ

آکسیر معدہ، ہضم و در دشکم کے لئے آپ نے سیکڑوں چورن اور یک سلیمانی
 ویرہ استعمال کیے ہونگے مگر تجربہ آپ کو بتا دیکھا کہ یہ شیش بہا صرف ایک ایسی چیز ہے جسکا
 میں ہر وقت رہنا ایک ضروری امر ہے، قیمت فی شیشی حوزہ کلان ۷
 ملے کا پتہ اینجیہ دار الادویہ حکیم مولوی ثناء اللہ صاحب منوانہ کھنڈن اعظم گڑھ

روغن احمرقانی

یہ سرخ و خوشبودار روغن بالوں کو سیاہ و راز اور ملائم کرنے کے علاوہ اکثر امراض مثلاً در دہم
 دم اجوت، ادمہ، رشتہ، فالج، لقوہ، گھٹھید، ڈبہ اطفال، آنت، اترنا، تشنج وغیرہ میں مفید اور تجربہ
 ہے، قیمت فی سیرہ ۷ بانجھ روپیہ

تازہ شہادت

از جناب مولانا حکیم مولوی حافظ غلام الدین صاحب ہستم و مدرس مدرسہ الہمدیہ کائنارہ، اس قسم کے تیل
 میں نے بہت دیکھے ہیں لیکن روغن احمرقانی تیار کردہ حکیم مولوی خلیل الرحمن صاحب، خلیفہ
 برائے مایا تو سب سے زیادہ مفید پایا

روح احمرقانی، صدمہ امراض میں استعمال کرتے ہی اثر دکھلاتا ہے، سفر و حضر میں اپنے
 کے ساتھ ساتھ رکھیے، نہایت عمدہ چیز ہے، فی شیشی ۷ روپیہ فصل اشتہار کلان طلب
 کے ملاحظہ فرمادیں

پتہ: اینجیہ دار الادویہ احمرقانی، پوسٹ تیلانی پارہ ضلع ہو گلی

ایلیٹ جہیز

ہر فرد الیٹ کیلئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے بیش بہا معلومات اور عجیب و غریب قیمتی و مضامین کا گنجینہ ہے پانچ آنہ ہر کسٹ جلیکٹر طلب فرمائیے یا زیادہ کاپیاں اتھیو بصیفہ و منگوائیے۔۔۔

تحفہ الیٹ

یہ کتاب ہر فرد الیٹ کیلئے نہایت مفید اور کارآمد ہے اس میں تقلید شخصی کو جوڑ سے اٹھا کر دیا گیا بالذات ثابت کیا ہے کہ ابو حنیفہ کثرت کے میں شخص گذرے ہیں نہ معلوم موجودہ حنفی کس کے مقلد ہیں جبکہ کتب فقہ میں بھی کسی ابو حنیفہ کی شخصیت نہیں کی گئی۔ بلکہ ہر مسئلہ کے متعلق ایک مقلد کیا ہے کہ ہذا عند ابی حنیفہ قال ابو حنیفہ وغیرہ الغرض یہ کتاب دیکھنے کے لائق ہے اور ایڈیشن نہایت اعلیٰ چھپا ہے اور مضامین کا بھی کچھ اضافہ ہو گیا ہے لکھائی چھپائی نفیس قیمت مجلد ۱۲

کتاب تہذیب

آریہ دھرم ۸- آریہ مت کی عکس تصویر ۸- آریوں کی کر توت ۲- وید اور قرآن کا موازنہ وید کی حقیقت ۲- حدیث وید ۲- تبر اسلام کے رتق پر کاش بحواب ستیا رتھ پر کاشرم قمر مقدس رسول بحواب رنگیلا رسول ۱۰- نکاح آریہ قابلید ۵- سوامی دیانند کا علم و عقل پر رسالہ نوگ ۲- ترک وید اور کفر شکن قابلید ۲- ثمرات تاسخ ۲- بخت تاسخ ۲- تحفہ الہند ۲

کتاب الودیعہ

مسلمان

فیجبر مسلمان سوہدہ ضلع گوجرانوالہ پنجاب

اہل بدعت و افضل میں اہل حل

اجبار امام کا ڈکمریشن ۲۵ جنوری ۲۶ کو داخل کیا گیا اور چونکہ ڈاکخانہ سے
بڈکمریشن کرانے کی ضرورت شدید تھی، اسلئے ۲۶ جنوری کو ایک پرچہ مکمل کیا گیا کہ ضابطہ
کیا گیا ہے، مسٹر جنرل صاحب یو پی کی خدمت میں بھیجا جائے، بس کوئی بدعتی صاحب گناہ
کے اسوقت تو کچھ خیال نہیں ہوا صرف پرچہ ڈھونڈھ کر چپ ہو رہا گیا اور ایک دوسرا
ایک مکمل کر کے بغرض جسٹیشن بھیجا گیا، مگر اہل بدعت میں اس پرچہ سے کچھ کھابلی
س چکے دو تین دن تک ہوئی آخر کار یہ صلاح ہوئی کہ وہ الگ کچھ نہیں کر سکتے اسلئے
نے استادان مذہب دشمنان صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اپیل کرنے اور مشورہ لینے
مرد حاصل کرنے پر آمادہ ہوئے،

بدعتیوں کے گرو سبائیوں نے اس پرچہ کو اپنی کیٹی میں پیش کیا اور چونکہ اسمیں
بہت بات خلاف قانون تھی نہیں کسی کا نام تو لیا نہیں گیا تھا صرف ان لوگوں کو صوبہ
ما شرم قرانی شیطان کہا گیا تھا جو مسلمانوں کو کافر بناتے ہیں یا انکو جو صحابہ کرام و
عقلین کرتے ہیں بیدار بن ثابت کیا گیا تھا، اسلئے روافض بھی برا فرضہ ہو کر رہ گئے اور
پہنڈ مناسب سمجھے کہ اپنے جیلوں (اہل بدعت) ہی کو ہماری مخالفت پر آمادہ کریں اور یہی کیا
ترجمہ اسمیں کامیاب بھی ہوئے، مگر انکی کامیابی محض شور و شر پر ختم ہو گئی یا ہو جائیگی،
طبع کو وہ فرزدی کو ضابطہ مولانا عبدالشکور صاحب لکھنؤی بھی رونق افروز ہوئے
مکاندشیہ اور فضائل صحابہ و اہل بیت اجمعی طرح دو دھنوں میں آبے بیان
کے، اور شیعوں کے مصنوی اور جعلی اماموں کا بھی حال خوب بیان فرمایا خواہ اللہ
امام ابھی شایع نہیں ہوا، جسٹیشن ہونے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا سرٹیفکیٹ ملنے پر
(منبر امام فیض آباد)
لع ہو گا انشاء اللہ تعالیٰ

مطالع شمس المطالع فیض آباد

25-
25-
45

میں قسم کی لکھائی چھپائی خوبی کے ساتھ ہوتی ہے، اجرت کم الہدیت کا قرا
برس ہے، برادران الہدیت اپنے کل کام اسی برس میں چھپوائیں

+

قاعدہ کا قرائن، بچوں کو قرآن پڑھانیکا نہایت عمدہ نیا قاعدہ جس میں سب دور
قرآنی الفاظ کے موجود ہیں، سمجھ کر پڑھانے سے بچے جلد ہی قرآن فہم کر دینگے قیمت
دین کی پہلی کتاب، بچوں کی ابتدائی اردو تعلیم کے واسطے نہایت سہل
اردو کے ساتھ ہی ساتھ بچے دینی عقائد سے بھی واقف ہوتے جائینگے قیمت ۱- فیصد
دوسری،، بھی اسی سلسلہ کی ہے قیمت ۲- فیصدی ۱-
تیسری،، بھی اسی غرض کو پورا کرتی ہے قیمت ۳- فیصدی ۱-
چوتھی،، دو قصیدوں (انبیاء) اشعار مشہور بیوں کے حالات
صحت کے ساتھ قرآن و حدیث سے لکھے گئے ہیں، قیمت ۴- فیصدی ۱-
کلیں فارسی، ابتدائی تعلیم فارسی کیلئے عمدہ کتاب، صیغوں کی گرداں صفی
بنانے کے طریقہ سہولت کے ساتھ بچائے گئے ہیں، قیمت ۱- فیصدی ۱-
فقہ اسلام، (کتاب الایمان) اس میں ایمان اور اہل ایمان کے متعلق کل
مباحث مفصل طور پر درج کیے گئے ہیں قیمت ۳-
رد کا ذیبا لہابیہ، یہ کتاب قرآن و حدیث وفقہ صنفی کی حقیقت کا علم
حکود کر نہایت مفید ہونگے، قیمت ۴- فیصدی ۱-

تھیں

منہجراہل لذر فیض آباد